فرماتا ہے اے فرشتو تم گواہ رہو میں نے ان سب ذکر کرنے والوں کو بخش دیا۔ ایک فرشتہ عرض کرتا ہے ایک بندہ کسی کام کے لئے جا رہا تھا لیکن راستے میں وہاں آکر شامل ہو گیا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ بھی ان کے پاس بیٹھنے والوں میں سے ہے۔ اور قوم کے ساتھ بیٹھنے والا محروم نہیں رہتا اس کو بھی بخش دیا۔ (بخاری) اللہ تعالیٰ سے دعا ہے ہم سب کو بھی ہمیشہ ذکر الٰہی میں مصروف رہنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین

☆ ☆ ☆

شاہ فہد کمپلیکس برائے طباعت قرآن شریف

☆ مدینہ نبویہ میں خادم الحرمین الشریفین نے 16 محرم الحرام 1403ھ کو سنگ بنیاد رکھا۔

☆ 6 صفر 1405ھ کو اس کا افتتاح کیا۔

☆ اس کمپلیکس کا رقبہ 250 مربع کلو میٹر ہے جو مسجد' لائبریری' دفاتر' پریس' رہائشی بلاکوں' کلینک' تفریح گاہ اور مارکیٹنگ پر مشتمل ایک مکمل یونٹ ہے۔

☆ اس کی پیداواری گنجائش ایک شفٹ میں سالانہ ایک کروڑ نسخے ہیں۔

☆ اس طرح تین شفٹوں میں تیس ملین نسخے تیار ہو سکتے ہیں۔

☆ امسال تک تقریباً 75 طباعتوں میں تقریباً 146 ملین نسخے شائع ہو چکے ہیں۔

☆ یہ کمپلیکس مطبوعہ مصاحف کے علاوہ "المصحف المرتل" یعنی تلاوت کی کیسٹیں بھی تیار کرتا ہے۔

☆ اب تک اردو' انگریزی' ترکی' فارسی' کشمیری' چینی' پشتو' براہوی' البانی' انڈونیشی' بنگالی' بوسینی' تاملی' صومالی' فرنچ' قازقستانی' ہوسی' الیغوری' مالیباری'
ہسپانوی اور کوری 21 زبانوں میں قرآن پاک کے تراجم و تفسیری حواشی شائع کر چکا ہے۔

☆ "التفسیر المیسر للقرآن الکریم" پروگرام کے تحت سلیس زبان میں صحیح ترین اور عام فہم تفسیر پر کام جاری ہے۔

☆ کمپلیکس میں 1800 حفاظ کرام' علماء دین اور پی ایچ ڈی اساتذہ کام کر رہے ہیں۔

☆ کمپلیکس میں علوم قرآن سے متعلق کتب' مخطوعات' وثائق اور معلومات جمع کر کے محفوظ کرنے کے شعبے میں شاندار کام ہو رہا ہے۔

نشہ آور چیزوں کا استعمال

عنایت اللہ صدیقی

نشہ اس کیفیت کو کہتے ہیں جس میں انسان اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھتا ہے اور عقل سے بیگانہ ہو جاتا ہے۔ منشیات میں شراب، گانجہ، افیون، کوکین، ہیروئین، بھنگ وغیرہ بدترین اور مہلک ترین نشہ آور چیزیں ہیں۔ عربی زبان میں ہر نشہ آور چیز کو ''خمر'' کہتے ہیں۔ مذکورہ بالا تمام چیزیں اس میں شامل ہیں ان کے علاوہ ایسی تمام نشہ آور چیزیں بھی اس ضمن میں آتی ہیں جو عہد نبوی میں پائی جاتی تھیں۔ اور وہ چیزیں بھی اس ضمن میں آتی ہیں جو دور جدید میں ایجاد ہوئی ہیں جیسے املی، گیہوں، سیب اور پیاز وغیرہ کی شراب اور وہسکی، شیمپئن اور بیئر وغیرہ جو کہ عہد جدید کی ایجادات ہیں۔

بڑے افسوس کی بات ہے کہ آج عالم اسلام میں بھی شراب نوشی اور نشہ آور چیزوں کا استعمال بڑھتا جا رہا ہے جو کہ یورپی قوموں کے ساتھ میل ملاپ اور دہریوں سے دوستی کا نتیجہ ہے۔ مزید بر آں نام نہاد مسلم حکام بھی اس سلسلے کو بند کرنے کی کوئی کوشش نہیں کرتے بلکہ رشوت لے کر انہیں شہ دیتے ہیں۔ یہ حکام اللہ کی زمین پر اللہ تعالیٰ کے احکام نافذ نہیں کرتے۔ شرعی حدود، قصاص، کتاب و سنت کے قوانین کا نفاذ نہیں کرتے۔ اس کے بجائے مغربی ملکوں کی تقلید میں اندھا دھند بھاگتے پھرتے ہیں جن کی وجہ سے نشہ آور چیزوں کا استعمال، فحش کاری، جوئے بازی، سٹہ، لاٹری، سود خوری اور ہر قسم کی بے حیائی اور برائی کو تقویت ملتی ہے۔ چنانچہ شراب اور دیگر نشہ آور چیزوں کو حرام سمجھنا در کنار، ان کے استعمال کو فیشن اور ماڈرن ہونے کی علامت خیال کیا جاتا ہے جبکہ کسی شک و شبہ کے بغیر یہ چیزیں انسانی صحت، عقل و خرد، دھن و دولت، عزت و آبرو اور پورے انسانی معاشرے کے لئے ہلاکت کا سبب ہیں۔ آج یورپی معاشروں کی حالت اسی شراب کی وجہ سے ناگفتہ بہ ہے۔ غیرت و حمیت کا جنازہ نکل چکا ہے۔

ان کا معاشرہ جانوروں کا نمونہ پیش کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کتاب و سنت نے پوری شدت سے ان کو حرام قرار دیا ہے۔ نیز مختلف مسلکی اور گروہی اختلافات کے باوجود تمام مسلمانوں نے اس کی حرمت پر اجماع کیا ہے۔ اور جو کوئی بھی اس کو استعمال کرے گا اس پر حد جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں صاف طور پر اس کی حرمت کا اعلان کیا گیا ہے۔ سورہ المائدہ میں اللہ پاک کا ارشاد ہے ﴿یاایھاالذین امنوا انماالخمر و المیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطٰن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون o انما یریدالشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر و یصدکم عن ذکراللہ وعن الصلٰوۃ فھل انتم منتھون o﴾ ترجمہ: ''اے ایمان والو! بے شک شراب خوری، جوئے بازی اور بت پرستی اور تیروں سے قسمت آزمائی ناپاک اور شیطانی

کام ہیں۔ لہذا تم ان سے بچو تا کہ تمہارا بھلا ہو اور شیطان یہی چاہتا ہے کہ شراب خوری اور قمار بازی کے ذریعے تم میں باہمی عداوت اور بغض ڈالے اور یاد الٰہی اور نماز سے تم کو غافل کر دے۔ تو کیا تم باز نہ آؤ گے" یہ آیتیں شراب اور جوئے کی حرمت پر روشن دلیل ہیں اور مختلف طریقوں سے اس کی حرمت کی تاکید کرتی ہے۔

۱۔ خمر یعنی نشہ آور چیزوں کو بت پرستی اور کہانت (قسمت اندازی) کے تیروں کے ساتھ ذکر کیا جو کہ واضح شرک اور وہم پرستی ہے۔

۲۔ خمر اور جوئے بازی کو بھی "رجس" یعنی پلید، ناپاک اور خبیث قرار دیا۔

۳۔ انہیں "شیطانی اعمال" فرما کر اس کے اصل محرک کی نشاندہی کی۔

۴۔ اللہ تعالیٰ نے "فاجتنبوہ" فرما کر ان پلید چیزوں سے اجتناب کا صریح حکم دیا۔

۵۔ ان شیطانی اعمال کے شیطانی مقاصد بیان کئے کہ وہ لوگوں کے مابین عداوت اور بغض پیدا کرنا چاہتا ہے تاکہ معاشرے میں بد امنی اور انتشار و افتراق پھیلے اور اسلامی معاشرے کی بنیادی خصوصیات اتحاد و اتفاق اور ہمدردی و محبت ناپید ہو جائے۔

۶۔ نیز شیطانی مقاصد میں سے یہ بھی ہے کہ وہ اہل اسلام کو اپنے خالق و مالک کے ذکر اور دین کے ستون نماز سے غافل کر کے اپنی غلامی میں جکڑ کر اپنے ساتھ جہنم میں لے جانا چاہتا ہے۔

اس حکمت و مصلحت سے بھرپور بلیغ ترین حکم الٰہی نے قرآن شریف پر ایمان رکھنے والوں کو فوراً اتنا متاثر کیا کہ اس کے نازل ہوتے ہی مدینہ کی گلیوں میں شراب کے مٹکے ٹوٹ پھوٹ کر گرنے لگے اور شراب پانی کی طرح بہنے لگا۔ حدیث شریف میں بھی رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی حرمت بیان فرمائی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "كل مسكر خمر و كل خمر حرام" "ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے" حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ان الله حرم الخمور وثمنها وحرم الميتة وثمنها وحرم الخنزير وثمنه اللہ تعالی نے شراب اور اسکی قیمت کو بھی حرام کیا ہے مردار اور اسکی قیمت کو اور سور اور اسکی قیمت کو بھی حرام کیا ہے۔ دوسری حدیث میں اس کی مذمت اس طرح بیان فرمائی ہے: لا يزنى الزانى حين يزنى وهو مؤمن ولا يشرب الخمرحين يشربها وهو مؤمن (متفق علیہ) "کوئی شخص ایمان کی حالت میں زنا میں مشغول نہیں ہوتا کوئی شخص بحالت ایمان شراب خوری میں مشغول نہیں ہوتا۔" اس کے علاوہ بھی بے شمار حدیثوں

میں شراب کی خوب مذمت اور حرمت بیان فرمائی گئی ہے۔ نیز حضرت ابو موسیٰ سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ثلاثة لا يدخلون الجنة مدمن الخمر وقاطع الرحم ومصدق بالسحر" "تین آدمی جنت میں نہیں جائیں گے عادی شرابی، قطع رحمی کرنے والا اور جادو کو سچ ماننے والا"

جو کوئی عادی شرابی رہا اور اسی حالت میں مرا تو اللہ تعالیٰ اسے نہر غوطہ سے پلائے گا۔ کسی نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہر غوطہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ نہر زانی عورتوں کی شرمگاہوں سے نکلی ہوگی جس کی بدبو سے دوزخیوں تک کو بھی نفرت ہوگی۔

میرے مسلمان بھائیو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیثیں ہیں ان میں پوری صراحت کے ساتھ بغیر کسی شک وشبہ کے وارد ہے کہ شراب خواہ کسی بھی قسم کی ہو' حرام ہے۔ خواہ وہ انگور کی ہو یا کھجور کی۔ جو، جوار، شہد، کشمش، پیاز یا دور جدید کی شمپئین، بیئر وغیرہ ہو۔ اس کا پینا' اسے نچوڑنا، نچوڑ کر رکھنا، یہاں تک کہ شرابیوں کی مجلس میں اٹھنا بیٹھنا سب حرام ہے اور سخت ہلاکت انگیز گناہ ہے۔

شراب پینے والے پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حد جاری کیا ہے اور اسی طرح خلفاء راشدین نے بھی ان پر حد جاری فرمایا ہے۔ اس کے علاوہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان پر اپنی زبان مبارک سے لعنت فرمائی ہے۔ ارشاد نبوی ہے: "لعن الله الخمر وشاربها" "شراب اور اس کے پینے والے پر اللہ کی لعنت ہو"۔

اس کے علاوہ طبّی نقطہ نظر سے بھی شراب کے بہت سے نقصانات ہیں۔ معدہ خراب ہو جاتا ہے اور اس کے زیر اثر اشتہا ختم ہو جاتی ہے۔ جسمانی ساخت بگڑ جاتی ہے۔ زبان میں چکھنے کی طاقت ختم ہو جاتی ہے۔ حلق میں جلن اور سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔ بکثرت استعمال سے جگر پھول کر بڑا ہو جاتا ہے، جسم میں فاضل چربی زیادہ پیدا ہوتی ہے جس سے کارکردگی متاثر ہوتی ہے۔ خون میں آمیزش کی وجہ سے دوران خون میں خلل پڑ جاتا ہے۔ شریانوں میں انجماد پیدا ہو جاتا ہے اور بعض اوقات شرابی ناگہانی موت سے بھی دوچار ہو جاتا ہے۔ عمل تنفس کا پورا نظام شراب سے بری طرح متاثر ہوتا ہے۔ نرخرہ سخت ہو کر سانس کی نالی پھول جاتی ہے۔ اس کی وجہ سے ہچکی اور کھانسی کا عارضہ لاحق ہوتا ہے۔ نشہ باز پھیپھڑوں کی سوجن میں بھی مبتلا ہوتا ہے۔ نیز اعصابی نظام پر اس کے اثرات کے نتیجے میں جنون (پاگل پن) کا مرض لاحق ہوتا ہے اور نسل برباد ہو جاتی ہے۔

انسانی عقل پر شراب کے اثرات کو تو ہر کوئی تسلیم کرتا ہے چنانچہ اس میں شک نہیں کہ شراب کا نشہ باقی رہنے کی حد تک ہی شعور اور ادراک متاثر نہیں ہوتا بلکہ نشہ اتر جانے کے بعد بھی دماغ کی فکری صلاحیت متاثر ہوتی ہے

اور بالآخر آدمی پاگل بھی ہو جاتا ہے۔ دھن دولت بھی شراب سے تباہ ہوتا ہے اس بری لت کے پیچھے روپیہ پانی کی طرح بہہ جاتا ہے اور شرابی بالآخر پائی پائی کو ترس جاتا ہے۔ اس کے علاوہ سماجی زندگی پر بھی برا اثر پڑتا ہے۔ اس کی وجہ سے خواہ مخواہ آپس میں لڑائی جھگڑا ہوتا ہے اور بالآخر نوبت قتل و غارت گری تک پہنچ جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شراب کو رب ذوالجلال نے حرام ٹھہرایا ہے۔

نشہ بازی کے نتیجے میں راز فاش ہو جاتا ہے اور انسان معاشرے میں کمینہ اور ذلیل و خوار ہو جاتا ہے اور شرابی نشے کی حالت میں ڈھیٹ ہو کر جرائم کا ارتکاب کرتا ہے۔ خصوصاً زناکاری اور خون ریزی اس کے لئے معمولی کھیل ہوتا ہے۔

شراب اور جملہ نشہ آور اشیاء کی بابت کتاب و سنت و اجماع امت کے ذکر کے بعد یہ مناسب لگتا ہے کہ اسی مقام پر تمباکو اور سگریٹ نوشی کا کچھ تذکرہ بھی ہو جائے کیونکہ یہ وبا بھی پوری دنیا میں شدت سے پھیل چکی ہے۔

علم طب کے ماہرین برسوں سے اس وبا کی بابت مختلف کتابوں اور رسالوں میں لکھ چکے ہیں اور لکھتے آرہے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود سگریٹ نوشی، تمباکو، نسوار اور پان کی بیماری نے شہروں اور دیہاتوں کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے اور ہر چھوٹا بڑا اس کا گرویدہ اور شیدائی ہے۔

یہ مہلک مرض عصر نبوت کے ایک ہزار سال کے بعد رونما ہوا۔ ابتدا میں جب اس کا ظہور ہوا تو اہل علم بھی اس کی حقیقت سے ناآشنا تھے کہ آیا وہ مسکر ہے یا اس سے فتور پیدا نہیں ہوتا، صحت اس سے بنتی ہے یا بگڑتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس دور کے علماء اس کے بارے میں اختلاف رائے رکھتے تھے کوئی اس کو حرام ٹھہراتا' کوئی مکروہ بتاتا' اور کوئی صرف مضر صحت گردانتا تھا۔ لیکن مکمل طبی ریسرچ اور اس کے نتائج و اثرات سے آگاہ ہونے کے بعد جو کوئی بھی فکر و بصیرت سے کام لے گا۔ اسلاف اور معاصر علماء کے اقوال کو مد نظر رکھے گا اور مقاصد شریعت اس کے پیش نظر ہوں گے۔ ان خبیث ترین چیزوں کی حقیقت اس پر عیاں ہو جائے گی اور وہ بخوبی جان لے گا کہ اس کا استعمال خواہ جس طرح بھی ہو' حرام ہے۔ خواہ اسے حقہ کے اندر بھر کر استعمال کرے ' سگریٹ کی صورت دھواں کشی کی جائے' نسوار کی صورت میں منہ میں ڈالے، رگڑ کے اسے استعمال کیا جائے، یہ حرمت اس لئے ہے کہ اس کے اندر نشہ ہوتا ہے اور اسے استعمال نہ کرنے سے فتور اور اعضاء شکنی کا عارضہ لاحق ہوتا ہے۔ اگر استعمال کیا جائے تو اسے خاص قسم کی تسکین اور مسرت ہوتی ہے۔ ذیل میں ایسی وجوہات بیان کی جاتی ہیں جن کی رو سے تمباکو و سگریٹ نوشی کی حرمت کا حکم اخذ کیا جاسکتا ہے۔

(۱) اس کا شمار خبیث چیزوں میں ہوتا ہے جس کا اظہار اکثر پینے والے خود بھی کرتے ہیں اور اس خباثت سے غیر عادی لوگ اس نشہ باز کے جسم اور لباس سے شدید ناگوار بدبو محسوس کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ بکثرت استعمال کرنے والے کا راستے میں سامنا بھی طبیعت پر گراں گزرتا ہے۔ شاید خود نشہ باز کو اس کا قطعاً احساس نہیں ہوتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف حمیدہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿یحل لھم الطیبات ویحرم علیھم الخبئث﴾ (الاعراف) "اور پاکیزہ چیزیں ان کیلئے حلال کرتا ہے اور خبیث چیزوں کو حرام ٹھہراتا ہے۔ سگریٹ اور تمباکو اس کے بدبودار ہونے کی وجہ سے خبیث ٹھہرتے ہیں۔"

(۲) اس خبیث چیز کو خریدنے کے لئے روپیہ صرف کرنا پڑتا ہے جو کہ فضول خرچی کے زمرے میں آتا ہے۔ جس کے بارے میں ارشاد الٰہی ہے: ﴿ولا تبذر تبذیراً ٥ان المبذرین کانوا اخوان الشیطین وکان الشیطٰن لربہ کفوراً ٥﴾ (اسراء) "اور فضول خرچی مت کرو کچھ شک نہیں کہ فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا سخت ناشکرا ہے"

بے جا خرچ وہ ہوتا ہے جو اللہ کی اطاعت کے علاوہ دیگر امور میں ہو اور جس سے نہ کوئی جسمانی فائدہ ہو اور نہ ہی مالی فائدہ ہو۔ سگریٹ اور تمباکو بھی اسی زمرے میں آتے ہیں۔ اس سے نفع کی بجائے نقصانات حاصل ہوتے ہیں اور جس چیز کے نفع سے زیادہ نقصان ہو وہ حرام ہے۔

(۳) جو کوئی پہلی مرتبہ سگریٹ یا تمباکو استعمال کرتا ہے یا ایک مدت تک استعمال کرنے کے بعد چھوڑ دیتا ہے اور پھر اس کو پیتا ہے تو اسے نشہ طاری ہوتا ہے اور اس کی حرمت کے لئے یہ ثبوت ہی کافی ہے۔

علاوہ ازیں اس کی وجہ سے جسم میں فتور اور مستی آتی ہے۔ اس بارے میں حدیث نبوی ہے: نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن کل مسکر ومفتر "ہر نشہ آور فتور لانے والی چیزوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ممانعت کی"

اس کی بدبو سے ان لوگوں کو خاص اذیت محسوس ہوتی ہے جو اس کو استعمال نہیں کرتے، بالخصوص مسجدوں اور عام اجتماعات میں اس اذیت کو محسوس کیا جاتا ہے۔ سب سے زیادہ اذیت تو اس وقت محسوس ہوتی ہے جب انسان پبلک ٹرانسپورٹ میں سفر کر رہا ہو۔ اکثر ترقی یافتہ ممالک میں پبلک ٹرانسپورٹ میں سگریٹ نوشی وغیرہ کی قانوناً ممانعت ہے۔ پبلک ٹرانسپورٹ کی حد تک نواز شریف نے بھی پابندی کا اعلان کیا تھا مگر غالباً وہ قانون بھی اسی جمہوریت کی بھینٹ چڑھ گیا جو درحقیقت تمام خرابیوں کی اساس ہے۔

موجودہ حکمرانوں کے پاس تنفیذی صلاحیت بھاری مینڈیٹ کی جمہوریت سے بڑھ کر ہے۔ انہیں صحت عامہ کے اس اہم معاملے کی طرف بھرپور توجہ دینی چاہئے۔

علاوہ ازیں کراماً کاتبین اور برگزیدہ فرشتوں کو اس سے سخت تکلیف پہنچتی ہے۔ چنانچہ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس نے پیاز یا لہسن کھالیا وہ ہم سے علیحدہ ہو جائے اور ہماری مسجدوں میں بھی نہ آئے" (متفق علیہ) اور یہ ہر کوئی جانتا ہے کہ تمباکو یا سگریٹ کی بدبو پیاز یا لہسن کی بدبو سے کم نہیں۔

۴۔ مستند اطباء اور ماہر معالجین کی تحقیق کی رو سے تمباکو نوشی صحت کے لئے بے حد مضر ہے۔ جو سگریٹ کی ڈبیا پر بھی لکھا ہوا صاف نظر آتا ہے۔ اور جو چیز بھی صحت کے لئے مضر ہو گی فرمان الٰہی ﴿ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة﴾ کے تحت بالاتفاق حرام ہو گی۔

تمباکو یا سگریٹ سے جسم کو لاحق ہونے والے بعض مضر اثرات درج ذیل ہیں۔

۱۔ اس کی وجہ سے فساد قلب کا عارضہ لاحق ہوتا ہے۔

۲۔ اعضاء پر کمزوری اور اضمحلال طاری ہوتا ہے۔

۳۔ جلد کی رنگت بدل کر پیلی پڑ جاتی ہے۔ بالخصوص دانتوں پر اس کا گہرا اثر ہوتا ہے۔

۴۔ بلغم اور کھانسی لاتا ہے۔

۵۔ سینہ کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں جن سے شفا پانا اسے ترک کئے بغیر ناممکن ہے۔

۶۔ قوت باہ میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

۷۔ پھیپھڑے کی سل، دل کے امراض اور ہارٹ اٹیک کی وجہ سے اچانک ہلاکت ہو جاتی ہے۔

۸۔ زبان کی قوت ذائقہ متاثر ہوتی ہے۔ کھانا مشکل سے ہضم ہوتا ہے۔

۹۔ خون میں پائے جانے والے ذرے تباہ ہو جاتے ہیں۔ دل کی دھڑکنوں کا نظام بھی بگڑ جاتا ہے۔

۱۰۔ جدید معالجین کی تحقیقات کے مطابق پھیپھڑوں کا کینسر بھی تمباکو نوشی سے رونما ہوتا ہے۔

رسالہ سائنس کی دنیا جلد نمبر ا شمارہ نمبر ۹ لکھتا ہے "اب وہ وقت آچکا ہے جب عوام کو تمباکو نوشی کے مضر اثرات سے واقفیت حاصل کرنا از حد ضروری ہو جاتا ہے عوام کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس ردی مادے سے موت واقع ہو جاتی ہے اور ایسے بڑے پیمانے پر عوام کے اندر مشتہر کرنے کی بھی ضرورت ہے تاکہ مہذب اور ہشیار نوجوان اپنے بچاؤ کی